ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر

پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے راز ہائے پنہاں اور
عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے
اور بعدہٗ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ
پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور
نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوّت علیٰ صاحبہا التحیہ سے
کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ

حضرت مولینا محمّد فاضل رحمہ اللہ

دارالمعارف

اردو بازار، لاہور

کتاب :	پاگلوں کی کہانی
مصنف :	حضرت مولینا محمد فاضلؒ
ناشر:	دارالمعارف اُردو بازار لاہور
پرنٹرز :	زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
اشاعت :	2001ء
قیمت :	50-00 روپے

بریلویوں نے اپنے مذہب کے ارکان کی اہمیت کو لوگوں کے قلب وجگر میں مرکوز کرنا ہے اور وہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ اسلام کے ارکان کی اہمیت کو لوگوں کے ذہنوں سے کھرچ نہ دیں اور حج کی فرضیت کا انکار دراصل اسلام کے انکار کا تدریجی عمل ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ایسا ہی کیا تھا کہ پہلے جہاد کا انکار بعدہٗ ادّعائے نبوت۔ اس نے بھی فرضی نبوّت کے مزعومہ زینے پر جہاد کے انکار کے بعد قدم رکھا اس کا بھی جہاد کی فرضیت کا انکار، اسلام سے انکار کا تدریجی عمل تھا اور اب بریلویوں نے بعینہٖ اس کے نقش پا پر چلتے ہوئے فرضیت حج کا انکار کیا اور اگلے اقدام کے لئے لنگوٹا کس رکھا ہے دیکھئے چھلانگ کب لگاتے ہیں؟

بریلوی مذہب میں حج پر جانے والے پاگل۔ اندھے اور بیوقوف ہیں۔	یہی مصطفیٰ رضا خان لکھتے ہیں کہ

یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع شرّ اشرار لئام ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اس وقت حج کرنا فرض نہیں رہتا اور ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرا سا انصاف اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں میں قوت سمع موجود ہے۔ دیکھتا، سنتا، سمجھتا اور اعتراف کرتا ہے کہ آج نجدیان نافرجام کے اس فتنے کی روک تھام حاجیوں سے ممکن نہیں ہے تو کس طرح ان پر حج فرض ہوگا۔ (تنویر الحجہ ص۱۲)

یہ عبارت اپنے مفہوم پر اتنی واضح ہے کہ اس پر مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں ہے۔

بریلویوں کے نزدیک اگر عورت کسی مرد کے آلۂ تناسل کو
اور مرد کسی عورت کے اندام نہانی کو نیک ارادے سے
ہاتھ لگالیں تو ان کو اجر و ثواب ملتا ہے

یہ فتوے کسی ایرے غیرے کا نہیں بلکہ بریلویوں کے نبی اور اعلحضرت کا فتویٰ ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

فرج و ذکر کو بہ نیت صالحہ (چھونا یا ٹٹولنا) موجب اجر و ثواب ہے۔
(احکام شریعت جلد ۳ ص ۲۳۹)

بریلویوں سے احمد رضا کے اس فتوے کے سلسلہ میں دو باتوں کی وضاحت مطلوب ہے۔

۱۔۔۔۔ فرج و ذکر کو چھونے اور ٹٹولنے یعنی اس سے کھیلنے میں آپ حضرات کی نیت صالحہ یعنی نیت نیک کیسے ہوتی ہے؟

۲۔۔۔۔ اگر مرد اپنی بیوی کے اندام نہانی سے اور بیوی کے اپنے مرد کے آلۂ تناسل سے لطف اندوز ہونے پر اجر و ثواب ملتا ہے تو کیا آپ حضرات اس محبوب کھیل پر مترتبہ ثواب و اجر اعلیٰحضرت کی روح کو ایصال ثواب کیا کرتے ہیں؟

بریلوی مذہب میں اگر کسی کو نماز میں احتلام آجائے تو نماز نہیں ٹوٹتی

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ:

نماز میں احتلام ہوا اور منی باہر نہ آئی کہ نماز تمام کرلی اس کے بعد اتری تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۱۱۸)

بریلوی مذہب کے پرستاروں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کے اعلیٰحضرت تو اب موجود نہیں اس لئے اب آپ ہی لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ نماز میں احتلام ہونے کی صورت کیا ہوگی؟

نماز میں تو آدمی بڑے خشوع اور خضوع سے دربار خداوندی میں حاضر ہوتا ہے اور حدیث شریف میں ہے۔

ان تعبد الله کانك تراه وان لم تکن تراه فانہٗ یراك۔

تو خدا کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہیں تو پھر یوں سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اگر نماز اس طرح پڑھی جائے تو نماز میں احتلام ہونا چہ معنیٰ دارد؟

مگر بریلوی مذہب چونکہ سراسر اسلام کے خلاف چند باطل نظریات